

عمر بھر کا تو نے پیمانِ وفا باندھا تو کیا
 عمر کو بھی تو نہیں ہے پائداری ہائے ہائے!
 زہر لگتی ہے مجھے آب و ہوا سے زندگی
 یعنی تجھ سے تھی اسے ناسازگاری، ہائے ہائے!
 گل نشا اینہا سے نازِ جلوہ کو کیا ہو گیا،
 خاک پر ہوتی ہے تیری لالہ کاری، ہائے ہائے!
 شرمِ رسوائی سے جا چھپتا نقابِ خاک میں
 ختم ہے الفت کی تجھ پر پردہ داری ہائے ہائے!
 خاک میں ناموسِ پیمانِ محبتِ دل گئے
 اٹھ گئی دنیا سے راہ و رسمِ یاری، ہائے ہائے!
 ہاتھ ہی تیغِ آزما کا کام سے جاتا رہا
 دل پہ اک لگنے نہ پایا زخیمِ کاری ہائے ہائے!
 کس طرح کاٹے کوئی شہاے تارِ برشکال
 ہے نظرِ نحو کردہ اخترِ شماری، ہائے ہائے!
 گوشِ مجبورِ پیام و چشمِ محرومِ جمال
 ایک دل، ریش پر یہ نا امید داری، ہائے ہائے!

ہیں، جب محبوب
 پر حالتِ نزع
 طاری تھی۔

۱۔ شرح

اے محبوب!
 آج تجھے نزع
 کی حالت میں
 دیکھ کر میں تڑپ
 رہا ہوں تو تو

بھی بیتاب
 و بیقرار ہے۔

وہ دن کدھر
 گئے، جب میں
 تجھ پر مڑا تھا
 اور تو تغافل
 سے کام لیتے

ہوئے میری
 بات تک نہ
 پوچھتا تھا۔

۲۔ لغات

آشوبِ غم:
 غم کا طوفان،
 غم کا ہجوم۔